26198 ـ نماز جمعہ كے ساتھ نماز عصر جمع كرنا صحيح نہيں

سوال

ميں دوران سفر ايك بستى ميں ركا اور بستى والوں كے ساتھ نماز جمعہ ادا كى، اور نماز جمعہ كے بعد اٹھ كر عصر كى نماز ادا كرلى، يعنى ميں نے جمعہ اور عصر كو جمع كيا، ميرے ساتھ كچھ دوست تھے جنہوں نے مجھ پر اعتراض كيا اور كہنے لگے جمعہ كے ساتھ عصر كى نماز جمعہ كرنا جائز نہيں، اس كا حكم كيا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

آپ كے دوست كا كہنا صحيح ہے كہ نماز جمعہ كے ساتھ عصر جمع نہيں ہو سكتى، بلكہ شريعت ميں نماز ظہر كو نماز عصر اور نماز مغرب كو نماز عشاء كے ساتھ جمع كرنا ثابت ہے.

اس بنا پر آپ جمعہ كے ساتھ جمع كردہ عصر كى نماز لوٹائيں، كيونكہ آپ نے نماز وقت سے قبل ادا كى تھى، اور وقت سے قبل نماز ادا كرنا باطل ہے صحيح نہيں.

اس مسئلہ ميں شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى تفصيل بيان كرتے ہوئے كہا ہے:

" جس حالت ميں نماز ظہر كو عصر كے ساتھ جمع كرنا جائز ہے، اس حالت ميں نماز جمعہ كے ساتھ عصر جمع كرنا جائز نہيں.

اگر كوئى مسافر كسى علاقے سے گزرے اور ان كے ساتھ نماز جمعہ ادا كرے تو اس سے كے جمعہ كے ساتھ عصر كى نماز جمع كرنى جائز نہيں.

اور اگر بارش ہو تو نمازيں جمع كرنا مباح ہيں ـ بارش كى بنا پر ظہر اور عصر كى نماز جمع كرنا جائز ہے ـ ليكن عصر كو جمعہ كے ساتھ جمع كرنا جائز نہيں.

اور اگر وہ مريض جس كے ليے نمازيں جمع كرنا جائز ہوں نماز جمعہ ميں حاضر ہو تو نماز جمعہ كے ساتھ عصر كى نماز جمع كرنا جائز نہيں.

اس كى دليل مندرجہ ذيل فرمان بارى تعالى ہے:

یقینا مؤمنوں کے لیے وقت مقررہ پر نماز کی ادائیگی فرض کی گئی ہے النساء (103).

یعنی: نماز وقت مقررہ کے لیے فرض ہے، اور اس اجمالی وقت میں مندرجہ ذیل فرمان میں بیان کیا ہے:

آفتاب کے ڈھلنے سے لیکر رات کی تاریکی تك نماز قائم کریں، اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی، یقینا فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے الاسراء(78).

لہذا آفتاب کا ڈھلنا، سورج کا زوال ہے، اور رات کی تاریکی، رات کا اندھیرا چھا جانا ہے، اور یہ آدھی رات ہے، یہ وقت چار نمازوں کو مشتمل ہے، ظہر، عصر، مغرب، اور عشاء، ان سب کو ایك ہی وقت میں جمع کیا گیا ہے؛ کیونکہ ان کے اوقات میں کوئی انفصال نہیں، اس لیے جب بھی ایك نماز کا وقت ختم ہوا اس کے بعد والی نماز کا وقت شروع ہو جائیگا، اور نماز فجر کے وقت میں انفصال ہے، کیونکہ یہ نماز عشاء کے ساتھ نہیں ملتی اور نہ ہی نماز ظہر کے ساتھ متصل ہے.

سنت نبویہ میں ان اوقات کی تفصیل مندرجہ ذیل حدیث میں کچھ اسطرح بیان ہوئی ہے:

عبد اللہ بن عمرو بن عاص اور جابر رضی اللہ تعالی عنہما وغیرہ بیان کرتے ہیں کہ:

" ظہر کی نماز کا وقت زوال آفتاب سے لیکر ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہونے تك ہے، اور نماز عصر کا وقت ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہونے سے لیکر غروب آفتاب تك ہے، لیکن سورج زرد ہو جانے کے بعد ضرورت کی بنا پر نماز ادا کرنے کا وقت ہے، اور نماز مغرب کا وقت غروب آفتاب سے لیکر سرخی غائب ہونے تك ہے، اور نماز عشاء کا وقت سرخی غائب ہونے سے لیکر آدھی رات تك ہے، اور نماز فجر کا وقت طلوع فجر سے لیکر طلوع آفتاب تك ہے.

کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ میں نمازوں کے اوقات کی حدود یہ ہیں جو بیان ہوئی ہے.

لہذا جس نے بھی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں محدود کردہ وقت سے قبل نماز ادا کی وہ گنہگار ہے، اوراسکی نماز واپس کردی جائیگی کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کی حدود سے تجاوز کریگا وہی ظالم ہیں البقرۃ (229).

اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ عمل مردود ہے "

اور اسی طرح جس نے بغیر کسی شرعی عذر کے وقت گزر جانے کے بعد نماز ادا کی وہ بھی مردود ہے.

لہذا جس شخص نے زوال آفتاب سے قبل ہی ظہر کی نماز ادا کر لی تو اس کی نماز باطل اور مردود ہے، اسے وہ نماز دوبارہ ادا کرنا ہو گی، اور جس شخص نے نماز عصر وقت ہر چیز کا سایہ ایك مثل ہونے سے قبل ادا کرلی اس کی نماز بھی باطل اور مردود ہے، اسے بھی نماز دوبارہ ادا کرنا ہو گی، لیکن اگر کوئی شرعی عذر ہے تو اسکے لیے جمع جائز ہے اور وہ اسے نماز ظہر کے ساتھ مقدم کرتے ہوئے جمع کر سکتا ہے.

اور جس شخص نے مغرب کی نماز غروب آفتاب سے قبل ادا کر لی تو اس کی نماز باطل اور مردود ہو گی، وہ نماز دوبارہ ادا کرے گا.

اور جس نے نماز عشاء سرخی غائب ہونے سے قبل ادا کی تو اس کی نماز بھی باطل اور مردود ہے، اسے وہ نماز دوبارہ ادا کرنی چاہئے، لیکن اگر کوئی شرعی عذر ہے جس کی بنا پر نمازیں جمع ہو سکتی ہیں تو وہ نماز عشاء کو مقدم کر کے مغرب کے ساتھ ادا کرسکتا ہے.

اور جس شخص نے نماز فجر طلوع فجر سے قبل ادا کی تو اس کی نماز باطل اور مردود ہے، اسے وہ نماز دوبارہ ادا کرنا ہو گی.

کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا یہی ہے.

اس بنا پر جس نے عصر کی نماز جمعہ کے ساتھ جمع کی اس نے وقت شروع ہونے سے قبل نماز ادا کی، جو کہ ہر چیز کا سایہ ایك مثل ہے، تو اس کی نماز باطل اور مردود ہے.

اگر کوئی قائل یہ کہے کہ:

کیا جمعہ کے ساتھ عصر کو جمع کرنے کے لیے ظہر کے ساتھ عصر کو جمع کرنے پر قیاس نہیں کیا جا سکتا ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ:

یہ کئی ایك وجوہات کی بنا پر جائز نہیں:

اول: یہ عبادات میں قیاس ہے.

دوم:

نماز جمعہ ایك مستقل اور منفرد نماز ہے، اس کے احکام ظہر کی نماز سے مختلف ہیں جن کی تعداد تقریبا بیس سے بھی زیادہ ہے، اس طرح کے فرق ہونے کی صورت میں دونوں نمازوں کو ایك دوسری کے ساتھ ملحق کرنے اور

ملانے میں مانع ہیں.

سوم:

یہ قیاس ظاہر سنت کے خلاف ہے، کیونکہ صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے حدیث مروی ہے کہ:

" مدینہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء بغیر کسی خوف اور بارش کے جمع کیں"

تو جب ان سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ امت حرج اور مشکل میں نہ پڑے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بارش ہوئی جس میں مشقت بھی تھی لیکن اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جمعہ اور عصر کو جمع نہیں کیا، جیسا کہ صحیح بخاری وغیرہ میں انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہما سے حدیث مروی ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روز منبر پر بارش کے لیے دعا فرمائی اور جب منبر سے نیچے اترے تو آپ کی داڑھی سے بارش کے قطرے ٹپك رہے تھے"

اور یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب بارش بہت زیادہ ہو اگر نماز جمعہ اور عصر جمع کرنی جائز ہوتی تو جمع کرتے، راوی کہتے ہیں:

" اور دوسرے جمعہ کے روز ایك شخص مسجد میں داخل ہوا اورکہنے لگا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مال غرق ہو رہا ہے، اور گھر منہدم ہو رہے ہیں، اللہ تعالی سے بارش رکنے کی دعا فرمائیں "

اور اسطرح کی حالت یہ ضروری ہے کہ راستوں میں کیچڑ ہو جو جو عصر اور جمعہ جمع کرنے کو مباح کر دے، اور اگر کوئی قائل یہ کہے کہ: عصر کو جمعہ کے ساتھ جمع کرنے کی ممانعت کی دلیل کہاں ہیں ؟

تو اس کا جواب ہے کہ:

یہ سوال کیا ہی نہیں جا سکتا؛ کیونکہ عبادات میں اصل تو ممانعت ہے لیکن اگر کوئی دلیل پائی جائے، لہذا جو شخص ظاہری یا باطنی اعمال کے ساتھ عبادت کرنے سے منع کرے اس سے ممانعت کی دلیل نہیں مانگی جائیگی بلکہ دلیل تو اس سے طلب کی جائیگی جو اس کو عبادت سمجھ کر سرانجام دے رہا ہے، کیونکہ اللہ تعالی نے ان لوگوں کو جو بلا شرع کے عبادت کرتے تھے ان کے متعلق یہ فرمایا ہے:

کیا ان کے لیے کوئی ایسے شریك ہیں جنہوں نے ان کے لیے ایسا دین مشروع کر دیا جس کی اللہ تعالی نے اجازت ہی نہیں دی الشوری (21).

اور ایك مقام پر اللہ تعالی کا فرمان ہے:

آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے، اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا ہے، اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا ہوں المآئدۃ (3).

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ عمل مردود ہے "

تو اس بنا پر: اگر کوئی قائل یہ کہتا ہے کہ: عصر کو جمعہ کے ساتھ جمع نہ کرنے کی دلیل کیا ہے ؟

ہم اسے یہ کہینگے:

اس کے جائز کی دلیل کیا ہے ؟

کیونکہ اصل تو یہ واجب ہے کہ نماز عصر کو اس کے وقت میں ادا کیا جائے، اور جمع کرنے کے سبب کی موجودگی میں اس اصل کی خلاف کرتے ہوئے نمازیں جمع ہونگی، اور اس کے علاوہ باقی میں اپنے اصل پر ہی رہے گی وہ یہ کہ اسے وقت سے پہلے ادا کرنا ممنوع ہے.

اور اگر کوئی قائل یہ کہے: اچھا یہ بتائیں کہ اگر وہ نمازجمعہ کی ادائیگی میں نماز ظہر کی نیت کر لے تا کہ نماز عصر جمع کر سکے تو کیا حکم ہو گا ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ:

اگر تو شہر والوں کے امام یعنی شہر والوں نے جمعہ میں نماز ظہر کی نیت کر لی تو اس کے باطل اورحرام ہونے میں کوئی شك نہیں؛ کیونکہ ان پر جمعہ کی ادائیگی واجب ہے، اور اگر وہ اسے ترك کر کے نماز ظہر ادا کرتے ہیں تو انہوں نے شرعی حکم کی مخالفت کی، تو اس طرح ان کا عمل باطل اور مردود ہو گا، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ عمل مردود ہے "

لیکن اگر نماز جمعہ میں ظہر کی نیت کرنے والا شخص مسافر ہے تو اس نے جمعہ ادا کرنے والوں کے ساتھ اس

لیے ظہر کی نیت سے جمعہ ادا کیا کہ وہ نماز عصر کو اس کے ساتھ جمع کر لے تو یہ بھی صحیح نہیں.

کیونکہ جب وہ جمعہ میں حاضر ہو چکا ہے تو اس کے لیے نماز جمعہ ادا کرنا لازم ہے، اور جس پر نماز جمعہ لازم ہو اور وہ امام کے سلام ادا کرنے سے قبل ظہر کی نماز ادا کرے تو اس کی ظہر صحیح نہیں ہو گی، اور اگر بالفرض اسے صحیح بھی مان لیا جائے تو اس نے اپنے آپ کو بہت زیادہ اورعظیم اجر سے محروم رکھا ہے، جو کہ نماز جمعہ کا اجروثواب تھا.

یہ اور پھر " المنتھی " اور " الاقناع " کے مولفین جو کہ حنبلی علماء میں سے ہیں نے بیان کیا ہے کہ:

نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کرنا صحیح نہیں، انہوں نے یہ نماز جمعہ کے بیان کے ابتداء میں ہی اسے بیان کیا ہے.

میں یہ بحث اتنی لمبی ضرورت کی بنا پر کی ہے، اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ وہ ہمیں صحیح راستہ پر چلائے، اور بندوں کو فائدہ اور نفع دے، یقینا اللہ تعالی بڑا سخی اور کرم والا ہے" اھـ

دیکھیں: فتاوی ابن عثیمین (15 / 371 - 375).

واللہ اعلم .